قواعد اور نرخ چندہ کو غور سے ملاحظہ کیجئے

THE GUARDIAN OF HEALTH.

A BI MONTHLY JOURNAL ON THE PRINCIPLES OF HYGIENE SHOWING THE ENGLISH AND NATIVE WAY OF TREATING DISEASE

شرح قیمت	پیشگی	مابعد
عام قیمت معہ محصول	[illegible]	[illegible]
اہل مدرسہ والوں سے معہ محصول	[illegible]	[illegible]

میعاد پیشگی ایک ماہ

اشتہار

(۱) یہ رسالہ ہر ماہ کے ۱۵ اور ۳۰ کو نکلتا ہے +
(۲) اسمیں حفظ صحت کے لئے خوراک و پوشاک و خواب بیداری و کثیر الوقوع امراض کی علامات و طریق تشخیص و تجربہ ہائے انگریزی و یونانی اور ان تدابیر کا ذکر جو حسب تغیر موسم بطور علاج حفظ ماتقدم عمل میں لائے جانے چاہئیں درج ہوتے ہیں +

قواعد

(۱) خریدار درخواستیں اور قیمت حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما مینیجر کے پاس ارسال فرماویں +
(۲) بلا وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے پاس نہیں بھیجا جاوے گا +
(۳) جو صاحب نمونہ کا رسالہ منگوائیں آدھ آنہ کا ٹکٹ ارسال فرماویں +

زبدۃ الحکما حکیم غلام نبی ایڈیٹر

مطبوعہ گلزار محمدی لاہور

مسئلہ افیون

ڈاکٹر ہنس ایس۔ ویلنٹائن صاحب پرنسپل میڈیکل مشن ٹریننگ کالج آگرہ نے مسئلہ افیون پر ایک آرٹیکل بینر آف ایشیا (علم ایشیا) نامی جرنل میں لکھا ہے۔ اُسکے خاتمہ پر لکھتے ہیں کہ اپنے ذاتی تجربہ سے جو راجپوتانہ میں حاصل ہوا ہے میں اُمور ذیل کی تصدیق کرتا ہوں:-

(۱) بچوں میں شرح فیصدی موت کی زیادتی افیون کی وجہ سے ہے۔

(۲) جرائم کی کثرت افیون کی وجہ سے ہے۔

(۳) قتل کی وارداتیں بحساب فیصدی زیادہ تر افیون کی کیفیت کے سبب سے ہے۔

(۴) جن بیماریوں کے معالجہ کے لئے ڈاکٹروں سے رجوع کیا جاتا ہے وہ بھی زیادہ تر افیون کی عادت پر مبنی ہوتی ہیں۔

(۵) کبھی کوئی ایسا افیمی نہ دیکھا جو اپنی اس عادت کی تعریف و حمایت کرتا ہو۔ بلکہ جس کسیکو دیکھا اس عادت بد کی عذرداری میں لب تر اور یہی کہتے سُنا کہ ہائے ایک مرض کے علاج کے لئے اس ردی کو شروع کیا تھا۔ اب یہ ایسی گلے کا ہار ہو رہی ہے کہ چھوٹتی ہی نہیں۔ خدارا کوئی ایسی تدبیر بتلائیے جس سے اس بلا سے نجات ہو۔

(۶) میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کوئی شخص افیون کا پکا عادی ہو گیا ہو اور پھر آپ سے آپ اس عادت کو ترک کر سکا ہو۔

بمبئی میں خودکشی کی موتیں

سنہ ۱۸۹۱ء میں شہر بمبئی میں ۹۳

خودکشی کی موتیں واقع ہوئیں کس طریق سے خودکشی عمل میں آئی اس کی تفصیل یوں ہے۔ کہ منجملہ ۹۳ کے پانی میں ڈوب مرنے سے ۴۷ افیون کی غذائیت سے ۲۴۔ گھر کے اوپر سے کود کر ۵۔ سنکھیا کھا کر ۴۔ گلا کاٹ کے ۴۔ چلتی ہوئی ٹرین کے سامنے سڑک پر لیٹ کر ۲۔ پھانسی لگ کر ۲۔ ہائیڈرو سیانک ایسڈ کھا کر ۲۔ حموضات معدنی پی کر ۱۔ کاربالک ایسڈ پیکر جملہ ۹۳ انہیں سے ۵۴ مرد تھے اور ۳۹ عورتیں۔ ۲۹ مرد متاہل تھے اور ۲۵ مجرد۔ بیاہی ہوئی عورتوں میں ۳۴ کی عمر ۱۲ اور ۳۰ کے درمیان تھی۔ ۴ مجرد تھیں اور ایک بیوہ۔ مذہب کے لحاظ سے انکی تعداد حسب ذیل تھی۔ ہندو ۶۵ مسلمان ۱۲۔ پارسی ۱۲۔ یوروپین ۲ دیسی عیسائی ۲۔ کل ۹۳ •

حمل کا بار بار ساقط ہو جانا

جب بار بار حمل ساقط ہونے لگتا ہے تو عموماً اسکا سبب سمیت آتشک ہوتا ہے۔ مگر بعض دفعہ بلا موجودگی آتشک بھی اس قسم کے حادثات وقوع میں آتے ہیں۔ مکرر سہ کرر حمل ساقط ہوتا چلا جاتا ہے اور ظاہرا کوئی سبب اُس کا معلوم نہیں ہوتا۔ ایسی حالتوں کے لئے ہینگ بہت مفید ثابت ہوئی ہے ڈاکٹر ٹروزو اس ترکیب سے ہینگ کا استعمال کراتے ہیں کہ جب حمل کا قرار پانا متحقق ہو جاوے تو اسی وقت سے ڈیڑھ ڈیڑھ گرین کی گولی شروع کرا دی جاوے۔ پہلے پہل صرف ۲ گولیاں دی جاویں۔ مگر رفتہ رفتہ انکی تعداد دس تک آجانی چاہئے۔ یہ علاج حمل کے اختتام تک جاری رکھنا چاہئے اسکے استعمال سے ایسی ایسی عورتوں کو

قایم رہا جس کے متواتر پانچ پانچ
حمل گر چکے تھے ؛

جائفل کی سمیت

اخبار تھیراپیوٹک گزٹ میں
ایک دلچسپ کیس سمیت جائفل کا
شائع ہوا ہے۔ مریضہ ایک لیڈی
تھی۔ جسکو تین ماہ کا حمل تھا اُس نے
اسقاط کے ارادہ سے تین عدد جائفل
کا سفوف کھا لیا۔ ابھی اور بھی کھاتی
مگر اوسکو قے ہو جانے کا خوف ہوا
اِس سبب سے زیادہ نہ کھا سکی تین
گھنٹے تک تو وہ بخیریت رہی۔ اِس کے
بعد قے شروع ہوئی۔ اور اُسکی حالت
دسطح ہو گئی۔ ضعف بیحد اور اوسپر
غشی طاری۔ کبھی کبھی بے معنی تبسم
یا گاہے حرکات مسخر انگیز کا عمل میں
لانا۔ اُسکو خوب زور سے ہلایا جاتا تو
ہوش میں آجاتی تھی۔ مگر پھر جلدی ہی

وہی خواب غفلت عود کر آئی تھی۔ اسکو
یہ اندیشہ ہو گیا تھا کہ میں اب کوئی دم کی
مہمان ہوں۔ سردی کمری۔ نبض سریع
اور مضبوط تھی۔ علاج یہ کیا گیا کہ ۳۰
گرین کلورل ہائیڈریٹ دیا گیا اس
سے بیہوشی میں کمی واقع ہوئی تھوڑے
تھوڑے عرصہ کے بعد کیلومل کھلایا
گیا۔ دوسرے دن لیضہ کو صحت حاصل
ہو گئی۔ ہاں اتنا اور بھی کہدینا ضروری
ہے کہ جس غرض کے لئے وہ دوائی کھائی
تھی وہ حاصل ہوئی۔ دوائی کا سارا
زور نظام عصبی اور آلات ہضم پر
صرف ہو گیا ؛

تدابیر مانع نسل بطور حفظ ماتقدم

یہ بات اب مسلم سمجھی جاتی ہے کہ
نسل ہمیشہ ایک سے دوسرے کو ہوتی
ہے۔ پس اگر مناسب احتیاطیں عمل
میں لائی جائیں تو اسکے اثر سے صحیح و

تندرست آدمی محفوظ رہ سکتے ہیں
ان تدابیر کے اوپر غور کرنے کے لئے
سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے اُن
عامہ اور وہ حالات کا ذکر کیا جاوے
جن سے یہ بیماری ایک شخص سے
دوسرے شخص تک ظاہر ہوتی ہے

(۱) پھیپھڑوں سے خارج شدہ
بلغم خشک ہو جاتی ہے اور اُس کے
سفوف سے باریک اجزا بذریعہ
تنفس کے شش تک پہونچتے ہیں
اور عمل تباہی شروع کرتے ہیں
یہ حالت اسوقت خاصکر واقع ہوتی
ہے جبکہ سل کا مریض اپنے بلغم کے ڈالنے
کے لئے معمولی رومال سے کام لیتا ہے
جب وہ رومال کھولا جاتا ہے خشک
شدہ بلغم ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں
منتشر ہو جاتی ہے یہ اجزاے بذریعہ
تنفس کے پھیپھڑوں تک جاتے ہیں
اور صحیح اور تندرست آدمیوں کو
بیمار کرتے ہیں اور خود مریض کے شش
کے اون حصوں پر بھی تاخت کرتے
ہیں جو اب تک اس مرض کے اثر بد
سے بچے ہوئے تھے ۔

(۲) چمچہ ۔ پیالہ یا دیگر اشیاء از
قسم برتن وغیرہ جنکو کچھ عرصہ پیشتر
کسی مسلول نے استعمال کیا ہو اور پھر
اونکو بغیر صاف کرنے کے دوسرا آدمی
استعمال کرے تو اسطرح پر بھی مرض
دامنگیر ہو سکتا ہے ۔

(۳) بذریعہ بوسہ کے بالخصوص
بچوں میں ۔ اسکا بہت احتیاط عمل
میں لانا چاہیے ۔

(۴) مریض میں مادہ سل کا ایک
عضو سے دوسرے میں منتقل ہونا مثلاً
جب بعض پھیپھڑوں کی رطوبت اور
بلغم کو بجائے دفع کرنے کے نگل لیتا
ہے تو اوس سے کچھ عرصہ بعد امعا ماؤف
ہو جاتے ہیں ۔

(۵) یہی چند طریقہ ہیں جن کے ذریعہ سے یہ مرض ایک آدمی سے دوسرے آدمی کو ہو جاتا ہے یا ایک عضو سے دوسرے اعضاء کو پکڑ لیتا ہے اب ہم چند ایسی احتیاطوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جن سے اس موذی مرض کا انسداد بطور حفظ ما تقدم ہو سکتا ہے ۔

(۱) بلغم کو اچھی طرح سے تلف کرنا چاہئے اور کسی صورت میں اسے خشک ہو کر ہوا میں منتشر نہیں ہونے دینا چاہئے ۔ اوگالدان یا کوئی اور برتن ۔ بلغم خارج شدہ کے واسطے مخصوص کرنا چاہئے ۔ اس کے اندر کوئی مانع عفونت اقع سمیت عرق کہ سے کم اسقدر ہونا لازمی ہے ۔ جو اسکی تہ کو ڈھانک دیوے ۔ باہر پھرتے وقت اس قسم کا اوگالدان ہونا چاہئے جیسا کہ ڈیٹ ویلر صاحب نے ایجاد کیا ہے ۔ خاصہ یا لٹھہ کے دس دس انچہ مرابعہ کے ٹکڑے سے باہر لے جا سکتے ہیں لیکن انکا استعمال پوری اشد ضرورت کے بغیر روا نہیں ہے ۔ انکو فوراً بعد استعمال جلا دینا چاہئے ۔ ایک دفعہ کے استعمال کے بعد دوبارہ اس پارچہ کو کام میں نہیں لانا چاہئے ۔

خواب گاہ کا کمرہ جس میں مریضان سل شب باش ہوئے ہوں اسمیں صحیح و سالم آدمی کا بستر نہ لگانا چاہئے تاوقتیکہ اسکو کامل طور پر صفا نہ کر لیا جاوے ۔ اگر کمرہ کا ۔ فرش ۔ فرنیچر ۔ پردہ وغیرہ کو مریضوں نے ہرا آلودہ نہ کیا ہو تو اس احتیاط پر بہت زور دینے کی حاجت نہیں ہے ۔ مگر چونکہ بعض بہت نفاست پسند آدمی بھی اس مرض میں مبتلا ہو کر کچھ ایسی بے پرواہ ہو جاتے ہیں ۔ کہ بغیر محل مناسب جا بجا تھوک دیتے ہیں ۔ اسلئے مفصلہ ذیل چند ہدایتیں قلمبند کی جاتی ہیں ۔

جسکا عمل درآمد ہونا چاہیے ٭

(۱) فرش۔ پردہ۔ بستر۔ وغیرہ کو بذریعہ سٹیم (بخارآبی) مصفا کرنا چاہیے

(۲) کمرہ کا فرش اور دیواریں بذریعہ ادویات مانع عفونت و دافع سمیت مزکی ہونا چاہئے ٭

(۳) تازہ اور خالص ہوا کا کمرہ کے اندر راز راہ کرنا ضروری امر ہے۔ مگر اس ملک میں بالخصوص رات کے وقت ہوا سرد ہوتی ہے رات کو خواہ مخواہ کھڑکی کا کھلا رکھنا ضروری نہیں ہے ٭

چند تجربات

مرقومہ ڈاکٹر امجد علی صاحب اسسٹنٹ سرجن بھکر

اول۔ پرانی کھانسی یعنے کرانک برانکائٹس کے واسطے اگر دو مرتبہ یا تین مرتبہ دن میں ۱۲ بوند کریزوٹ آٹھ اونس ابلتے ہوئے پانی میں ملا کر ایک چھوٹے سے معمولی حقہ میں ڈالکر انہیل کرے یعنے اسکے بخار کو حقہ میں پیے تو نہایت فایدہ کرتا ہے۔ بلکہ تھائیسس میں بھی بہت فایدہ کرتا ہے۔ نہ صرف کھانسی بلکہ اور اُسکے بہت سی علامتوں کو نہایت مفید پڑتا ہے ٭

دوم۔ نیومونیا کی حالت میں جبکہ سخت بخار ہوتا ہے تو معمولی نیومونیا مکسچر کے ہمراہ اگر سیلی سلیٹ آف سوڈا ۲۰ یا ۳۰ گرین کی خوراک میں دو دو گھنٹہ بعد دیا جاوے اور پھر تین چار خوراک کے بعد اسکی ۱۰ یا ۱۵ گرین کی خوراک کردیجاوے۔ مگر دو چار خوراک کے واسطے اور پھر خالی نیومونیا مکسچر دیا جاوے اور سیلی سلیٹ آف سوڈا بند کردیا جاوے تو دیکھا گیا ہے کہ اکثر بہت مفید ہوتا ہے۔ مگر ایک کمزور ناتوان آدمی کو نہیں۔ بلکہ یہ اوسکے واسطے ہے

مضمون مفید عام

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

جب انسان کی عمر بڑھتی ہوئی سولہ سال سے آگے گزرنے لگتی ہے ویسے ہی ویسے کل پرزے و اعضاؤں کی طاقت و دھات یعنی منی بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے جب ۲۵ سال میں پہونچتا ہے تو عالم شباب یا جوانی میں کہلاتا ہے جتنی کہ تیس سال تک کل جسم ہر طرح سے پورا ہو جاتا ہے اور سب پرزے جسم کے طاقتور اور پوری مقدار کے ہو جاتے ہیں اور کامل جوانی میں بھرا ہوا کہلاتا ہے۔ اگر اسوقت کی طاقت انسان ضائع نہ کرے تو ۴۵ سال تک قائم رہ سکتی ہے۔ بعد چالیس سال کے تھوڑی تھوڑی کمی ہوتی ہے۔ یعنی بعد چالیس سال کے طاقت غذا وغیرہ سے بدستور قائم رہ سکتی ہے۔ بعض وید لوگ چالیس سال تک طاقت کو جذب رکھنا اور وقت شادی کرنا اچھا جانتے ہیں کہ ۲۵ سال کی عورت ہو اور ۴۰ سال کا مرد ہونا چاہئے۔ مگر فی زمانہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اتنے عرصہ تک کوئی طاقت بند نہیں رکھ سکتا۔ بمشکل تمام شاید ۲۵ و ۳۰ سال تک ہی بڑی خبرداری سے روکا رہے۔ ورنہ یہ زمانہ بہت خوردسالی میں ہی طاقت کھوئی شروع کر دیتا ہے۔

خیر اچھی عمر یہ ہے کہ عورت ۱۶ سال کی اور مرد ۲۵ سال کا ہونا چاہئے۔ اور شادی بھی اچھے خاندان اور اپنے رشتہ میں ہو۔ جو جسمی بیماریوں سے محفوظ اور نیک خصلت و عقلمند ہو جس سے اولاد بھی نیک سیرت طاقتور اور طبعی عمر والی پیدا ہو سکے مگر یہ بات حکما یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ۱۶ سال سے

کم عمر کی عورت اور ۲۵ سال سے
کم والے آدمی کی ہرگز ہرگز شادی نہ
ہونی چاہئے۔ یہی سبب کل نیک
بختوں کا ہے۔ اور یہی تمام عمر آرام
و خوشی و صحت دینے والا ہے اور کئی
ایک برائیوں سے بچانیوالا ہے
پس جب اولاد ہو جاوے۔ تو پھر
برہمچرج یعنے ترک اختیار کر کے
یاد خدا اور اپنے لڑکے کی اخلاقی
تعلیم میں مصروف ہو جاوے۔ کہ
جس سے اُس کی عادت بھی بگڑنے
نہ پاوے اور اچھے طریقوں پر چلتا
رہے ۔

حمل ٹھہرنے کا عمدہ وقت

منوجی مہاراج نے وقت کا اسطرح
بیان کیا ہے۔ کہ ہمیشہ انسان حیض کے
دنوں میں نزدیکی کا خیال کرے اور
بغیر منی یا تہ ا عورت کے دوسری
عورت کا خیال خواب میں بھی نہ
لاوے اسی طرح عورت بھی جس کے
ساتھ اسکی شادی ہو چکی ہو سب کچھ
اُسکو ہی جان کر دوسرے شخص سے
تا زیست الگ رہے انسان کو جیسے
خوشی اپنی عورت سے ہوتی ہے دوسری
سے کبھی نصیب نہیں ہوتی۔ دین و
دنیا میں نیک بختی کا یہی باعث ہے
اور دنیا داروں کی عبادت کے لئے
پہلی سیڑھی ہے جو لوگ گرہست آشرم
یعنے دنیا داری میں دونوں جہان
کی نیکنامی و عبادت حاصل کیا چاہیں
تو ان قواعد پر چلیں ۔

تفصیل دنوں کی

جب عورت کو پہلے دن حیض دکھائی
دے تو اس دن سے ۱۶ روز کا اسطرح
ہندی تاریخوں کے مطابق خیال کرے
ان سولاں روز میں اگر پورنماسی اماوس
چوتردشی ۱۴ و اشٹمی ۸ واقعہ ہو تو ان کو

چھوڑ دے - یہ حساب تھیتوں کا جنتری
میں درج ہوا کرتا ہے - یہ چار روز تک
ہونے سے اس کام کے واسطے ترک
کئے گئے ہیں - تعداد حیض ۱۶ رات تک
مقرر ہے - یہ گنتی پہلے روز سے کرنی
چاہیے - حمل کی اُمید نہیں ۱۶ روز میں
ہو سکتی ہے - علاوہ ازیں پہلے چار راتوں
کو بھی چھوڑ دے - کیونکہ یہ دن خراب
ہیں ان میں کبھی متعلق نہ ہونا چاہیے
بلکہ ان دنوں اُس عورت کے ہاتھ کا
پانی بھی نہ پیوے گناہ ہے - نیز اُس
عورت کو گھر کا کوئی کام نہ کرنے دے
الگ بیٹھی رہے - ان دنوں میں خطرہ بیماری
کا ہے - کیونکہ عورت کے اندر سے
ایک قسم کا خون نکلا کرتا ہے جیسا کہ
کسی زخم میں سے خون و پیپ نکلتی
ہے - ویسی ہی اُسکا حال ہے اور جس طرح
ابتدائی چار روز نحس ہیں - ویسے ہی
گیارہویں - تیرہویں اور تین بھی خراب

ہیں - اب باقی دس دس راتیں رہیں
سو وہ بہت اچھی ہیں جنکی تفصیل
یہہ ہے -

جنکو لڑکے کی خواہش ہو اُن کے
واسطے چھٹی - آٹھویں - دسویں بارہویں
چودہویں - اور سولہویں - یہ چھ راتیں
بہت عمدہ ہیں *

اور جنکو لڑکی کی خواہش ہو وہ
پانچویں - ساتویں - نویں اور پندرہویں
یہ چار راتیں مفید مطلب ہیں یعنی لڑکے
کے خواہشمند جفت راتوں میں خیال
کریں اور لڑکی کے خواہشمند طاق راتوں میں

اب ایک اور بات لائق یادداشت
کے ہے وہ یہ کہ اگر مرد کی منی طاقت ور
اور زیادہ ہونے سے لڑکا پیدا ہوگا -
اور عورت کی منی زیادہ ہونے سے لڑکی کی
اُمید ہوگی اور یکسان ہونے سے مخنث
ہوگا - بانجھ عورت اور ناقص منی ہونے
سے کبھی اُمید حمل نہ رکھی - اور اگر کبھی ٹھہر

بھی جاوے تو جلد گر جاتا ہے۔ جو آدمی کہ پہلی خراب آٹھ راتوں میں عورت سے الگ رہتا ہے وہ دنیا دار ہوکر بھی برہمچاری یعنی عبادت گذار کہلاتا ہے عورت کو بانجھ قرار دینا بغیر کامل تشخیص کے ناواجب ہے کیونکہ آجکل خاصکر دیکھا جاتا ہے کہ مرد میں بھی بہت قصور پائے جاتے ہیں پس دونوں میں جسکا قصور ثابت ہو اوسیکا علاج کرنا لائق حکیم سے واجب ہے۔ بغیر سوچے سمجھے کسیکو دنیا سے نا امید کرنا عقلمندی و انصاف سے بعید ہے اگر پیدایشی کوئی نقص ہو تو وہ لاعلاج ہے اسمیں کسیکو چارہ نہیں۔ (باقی آئندہ)

زکام اور انفلوئنزا

کب اور کس طرح آدمی کو زکام ہوتا ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے کہ جسکا ٹھیک ٹھیک جواب دینا کسی قدر دشوار ہے اسکے جواب میں صرف عوام ہی کو تردد نہیں ہوتا۔ بلکہ ڈاکٹروں کی رائے میں بھی اختلاف ہے۔ زکام کے اسقدر اسباب بیان کئے جاتے ہیں کہ اگر سب لکھے جائیں تو یہ مضمون بہت طول ہو جائے اسلئے اون میں سے صرف چند کا بیان ذکر کیا جاتا ہے۔ دفعتہً سردی پہونچنے کی وجہ سے جسم کی بیرونی سطح کا خون اندرونی سطح میں پہونچکر زیادتی کا باعث ہوتا ہے جس کی وجہ سے پھیپھڑوں میں سُرخی اور خراش پیدا ہوتی ہے۔ اور خراش کی وجہ سے کھانسی اور بلغم آنے لگتا ہے مگر بہت کم لوگ ہیں جو دفعتہً سردی پہونچنے کے خاص موقعہ کو سمجھ سکتے ہیں۔ جو کھانسی اور ریزش کا باعث ہوتا ہے۔ ایک معترض شخص ڈاکٹر سے کہہ سکتا ہے کہ صاحب میں ٹھنڈے پانی سے

[illegible]

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ

مفرح۔ مولد و مصفی خون۔ فرحت افزا ہزارہا اسناد روٴسا و حکما موجود ہیں

خون آدمی کی جان ہے۔ بلکہ بقول حکماے رُوح۔ پس اس کے صالح پیدا کرنے میں ہمیشہ کوشش کرو تاکہ تمہاری عمر بڑھے صحت حاصل قایم رہے باتفاق حکما یہہ گلے سے اترتا ہی سیدھا خون بنتا ہے اسلئے یہ خون اچھی کو بڑھاتا ہے۔ زردی چہرہ وضعف دماغ و دل و اعصاب و جگر کو دور کرتا ہے بوجہہ کثرت محنت شدید و افکار مزید و کثرت عیاشی سے جو قوا زائل ہوگئے ہوں اونکو نئے سر پیدا کر کے بل جوانی تازہ کر کے لطف شباب کہلاتا ہی مثانہ کے بگاڑ گردہ کی خرابی مادہ انسانی کے نقص دور کر کے قابل فخر باتوں میں ممتاز بناتا ہی۔ بوڑھوں کے لئے عصاے پیری ہی کیونکہ تن بدن گھٹتی قوتوں کو ٹھہرا کر دوبارہ قابل و قادر کرتا ہی۔ واقعی من مانی رادیں پوری کرنی چاہو۔ تو آزماؤ۔ درد مفاصل لقوہ۔ فالج۔ نزلہ۔ زکام۔ نسیان۔ سرفہ کہنہ۔ دمہ۔ فساد خون۔ لاغری۔ مراق۔ کثرت احتلام۔ رعشہ۔ ضعف دل۔ وسوسہ۔ طپش قلب۔ درد سر۔ درد کمر [illegible] گی تمام عوارض کو حکماً دور کرتا ہی۔ چاندو شراب افیون کا عمدہ بدل ہی جو لوگ [illegible] شراب کے پینے سے آخر فالج وغیرہ امراض کے شکار ہوگئے ہیں وہ اسکو ڈھونڈھیں گے [illegible] ناگہانی بلاؤں سے بچانیوالی بجز اسکے اور کوئی دوا نہیں ہے

قیمت فی بوتل [illegible] پارسل [illegible] نہیں [illegible] درجن گیارہ روپیہ درجن بیس روپیہ [illegible] محصول [illegible]

[illegible] حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکما [illegible] حافظ صحت

[illegible]